رسالہ نمبر 106

# اَخبار کے بارے میں سُوال جواب




شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# کچھ اس رسالے کے بارے میں۔۔۔۔۔

عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** کے رمضان ہال میں ۶ جُمادَی الْاُخرٰی ۱۴۳۳ھ (28.4.12) جمعے اور ہفتے کی درمیانی شب الیکٹرانک میڈیا اور پیپر میڈیا کے صَحافیوں اور دیگر متعلقین کا مَدَنی مذاکرہ ہوا جو رات گئے تک جاری رہا، ایک صحافی نے مَدَنی مذاکرے میں جبکہ ایک اور نے مَدَنی چینل کو دیئے جانے والے تأثُّرات میں (جسے مَدَنی چینل پر دی جانے والی دعوتِ اسلامی کی ''مَدَنی خبریں'' کے اندر میں نے اپنی قیام گاہ پر سُنا) صَحافت کے حوالے سے رہنمائی سے متعلق رِسالہ شائع کروانے کا مطالبہ کیا۔ میرا بھی پہلے ہی سے رِسالہ پیش کرنے کا ذِہن تھا اور اس ضِمْن میں میرے پاس سوالاً جواباً کافی مواد موجود تھا، جو کہ بنام ''اَخبار کے بارے میں سُوال جواب'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کے مُؤَلِّف وعلمائے مُفَتِّشین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صَحافیوں، اَخبار بینوں اور جملہ مسلمانوں کی دنیا وآخرت کیلئے نفع بخش بنائے۔

**اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس
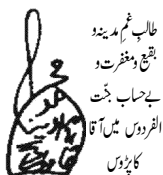
۶ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

27-6-2012

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# اخبار کے بارے میں سوال جواب

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ پورا پڑھ لیجئے۔
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناھوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

**مدینے کے سُلطان**، رَحمتِ عالَمیان، سَروَرِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ **عظمت نشان** ہے: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہیئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۴۱۴، بستان الواعظین للجوزی ص ۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## صَحافت کی تعریف

**سُوال**: ''صَحافت'' کی کیا تعریف ہے؟

**جواب**: **صَحافت** کا لفظ '' **صَحِیفہ** '' سے نکلا ہے جس کے لُغوی معنٰی ہیں ''کتاب یا رِسالہ''۔

بَہر حال عَمَلاً ایک عرصۂ دراز سے ''صَحِیفہ'' سے مُراد ایسا مطبوعہ مَواد ہے جو مقرّرہ وقفوں کے بعد شائع ہوتا ہے چُنانچِہ اِس مَفہوم میں ''**اخبار**'' اور ''**ماہناموں**'' کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ ''صَحافت''، کسی بھی مُعامَلے کے بارے میں تحقیق اور پھر اُسے صَوتی، بَصری (یعنی سننے، دیکھنے) یا تحریری شکل میں بڑے پیمانے پر قارِئین (یعنی پڑھنے والے)، ناظِرین یا سامِعین تک پہنچانے کے عمل کا نام ہے۔

وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

## موجودہ صَحافت کی دو قِسمیں

**سُوال**: صَحافت کی کتنی قِسمیں ہیں؟

**جواب**: آج کل صَحافت دو حصّوں میں مُنْقَسِم ہے: (١) پرنٹ میڈیا یعنی طَباعتی واشاعَتی ذرائع اِبلاغ۔ اخبارات، رسائل وغیرہ (٢) الیکٹرانک میڈیا۔ یعنی برقی ذرائع اِبلاغ۔ ریڈیو۔ ٹی وی۔ انٹرنیٹ وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## دُنیا کا سب سے پہلا اخبار

**سُوال**: کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ دُنیا میں سب سے پہلا **اخبار** کہاں سے اور کون سا نکلا؟

**جواب**: اَخبار کی تاریخ بَہُت پُرانی ہے، ایک اندازے کے مطابق سِـ 104ء میں چین

کے اندر **کاغذ** کی اِیجاد ہوئی ،سب سے پہلا چھاپہ خانہ (PrintingPress) وہیں بنا اورایک **تحقیق** کے مطابِق سب سے پہلا مطبوعہ **اخبار** بھی چین ہی میں بَنام ''گزٹ ٹی پاؤ'' (یعنی مَحل کی خبریں) جاری ہوا۔ بَرِّعظیم پاک و ہند کے پہلے اردو اخبار کا نام ''جامِ جہاں نُما'' ہے جس کا سنِ اشاعت مارچ 1822ء ہے۔

وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## خودکُشی کی خبریں

**سُوال**: سنا ہے آپ ''خودکُشی'' کی وارِدات کی خبر **اخبار** میں شائع کرنے سے اِختِلاف رکھتے ہیں؟

**جواب**: مَع نام و پہچان خودکُشی کرنے والے مسلمان کی خبر کی اشاعت چُونکہ خلافِ شریعت ہے اِس لئے اِس انداز پر آنے والی خبر سے اِختِلاف ہے۔ اِس ضِمن میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 505 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفْحہ 192 کا اِقتِباس مُلاحَظہ ہو: فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی **غیبت** ہے، بعض اَوقات بڑا صَبر آزما مُعامَلہ ہوتا ہے۔ مَثَلاً ڈاکو، دَہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگا دی جائے تو کئی لوگ (مَقتُولین کی بے سبب مَذَمّت کر کے) **غیبت** کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں ۔ اِسی طرح **خودکُشی** کرنے والے

مسلمان کے بارے میں بِلا اجازتِ شَرْعی یہ کہدینا کہ ''فُلاں نے خودکُشی کی'' یہ **غیبت** ہے۔ لہٰذا نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی **خودکُشی** کی **اخبار** میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی **غیبت** بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اَہل وعِیال کی عزّت پر بھی بٹّا لگتا ہے۔ (اور اگر خبر لگائی مَثَلاً ''فُلاں نے فُلاں کو قَتْل کر کے'' یا ''جُوا میں بڑی رقم ہار کر خودکشی کر لی۔'' تو ایسی خبر سے مرحوم کے خودکُشی کرنے سے قبل کا عیب بھی کُھلتا ہے جو کہ خبر لگانے والوں کے حق میں **دو غیبتوں** یعنی گناہ دَر گناہ کا باعِث بنتا ہے۔ بلکہ اِس طرح کی خبروں کی اشاعت سے **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں اور عذابوں کی کثرت کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے کیوں کہ اخبار کے ذَرِیعے ایسی خبریں ہزاروں، لاکھوں افراد تک پہنچتی ہیں۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی) ہاں، اِس انداز میں تذکرہ کیا (یا اخبار میں خبر لگائی) کہ پڑھنے یا سننے والے **خودکُشی** کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حَرَج نہیں مگر یہ ذِہْن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گاؤں، مَحَلّہ، برادری، اوقات، **خودکُشی** کا (سبب و) انداز وغیرہ بیان کرنے سے **خودکُشی** کرنے والے کی شناخت ممکن ہے، لہٰذا پہچان ہو جائے اِس انداز میں تذکرہ بھی **غیبت** میں شمار ہوگا۔ **مسئلہ** یہ ہے کہ مسلمان **خودکُشی** کرنے سے اسلام سے خارِج نہیں ہو جاتا اِس کی **نَمازِ جنازہ** بھی ادا کی جائے گی، اِس کیلئے (ایصالِ ثواب اور) **دعائے مغفِرت** بھی کریں گے۔ مرنے والے مسلمان کو (خواہ اُس نے خودکُشی ہی کی ہو) بُرائی سے

یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اِس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: {1} اپنے مُردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہُنچ چکے ہیں۔(بُخاری ج ١ ص ٤٧٠ حدیث ١٣٩٣) {2} اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو۔ (تِرمِذی ج ٢ ص ٣١٢ حدیث ١٠٢١) حضرتِ علّامہ محمد عبدالرّء ُوف مَناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھادِی لکھتے ہیں: مُردے کی غیبت زِندے کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زندہ شخص سے **مُعاف** کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔

(فَیضُ الْقَدِیر لِلْمناوِی ج ١ ص ٥٦٢ تَحتَ الْحدیث ٨٥٢)

## پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب

**پیارے صَحافی اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ غیبت کی نُحُوست سے ہم سبھی کی حفاظت فرمائے۔اٰمین۔ جب کسی ایک فرد کے سامنے **غیبت** کرنا بھی آخرت کیلئے تباہ کُن ہے تو اُن اخباروں کے ذمّے داروں کا کیا انجام ہوگا جو کہ گھر گھر **غیبتیں** پہنچاتے اور لاکھوں لاکھ افراد کو **غیبتوں بھری خبریں** پڑھاتے ہیں! خدارا! کبھی اپنی ناتُوانی پر تنہائی میں غور کیجئے کہ ہماری حالت تو یہ ہے کہ معمولی خارِش بھی برداشت نہیں ہوتی، ناخُن کا معمولی چرکا (یعنی ہلکا سا چیرا) بھی سہا نہیں جاتا تو اگر **غیبت** کر کے بِغیر توبہ کئے مرگئے اور عذابِ الٰہی میں پھنس گئے تو کیا

بنے گا! **غیبت** کے مختلف ہولناک **عذابات** میں سے **ایک عذاب** مُلاحَظہ ہو، **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس رات مجھے آسمانوں کی سَیر کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا **جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر خُود اُن ہی کو کھلایا جا رہا تھا۔** انہیں کہا جاتا، کھاؤ! تم اپنے بھائیوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: **اے جبرئیل** یہ کون ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی **غیبت** کیا کرتے تھے۔ (دَلائِلُ النُّبُوَّة لِلْبَیْهَقی ج ۲ ص ۳۹۳، تَنبِیهُ الغافِلین ص ۸٦) وَاللّٰهُ اعلَمُ ورسولُهٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّى اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلَّم۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ٦٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## خودکُشی میں ناکام رہنے والوں کی خبریں

**سُوال:** خودکشی کی ناکام کوشش کرنے والوں کی خبروں کے مُتعلِّق آپ کیا کہتے ہیں؟

**جواب:** بِلا مَصلَحتِ شَرْعی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی ایسی خبر شائع کرنا گناہ ہے کہ یقیناً اِس میں نہ صِرْف ایک مسلمان کی بلکہ اُس کے سارے خاندان کی رُسوائی اور بدنامی کا سامان ہے۔ پیشگی معذِرت کے ساتھ عرض ہے: **اللّٰہ** نہ کرے آپ میں سے **کسی صَحافی یا اخبار کے مالِک یا مُدیر** یا کسی .T.V چینل کے ڈائریکٹر

کے گھر میں **خودکُشی** کی کوئی (کامیاب یا) ناکام ''وارِدات'' ہوجائے تو وہ کیا کرے گا؟ یقیناً آپ فرمائیں گے کہ وہ یہ سانحہ چُھپانے اور اِس کی خبرِ وَحْشت اثر کی اشاعت رُکوانے کے لیے اپنا پورا زور صَرْف کردیگا! دنیامیں عزّت اور آخرت میں جنّت کے طلبگار پیارے صحافیو! اِسی تناظُر میں آپ کو دوسرے مسلمانوں کی عزّت کا بھی سوچنا چاہئے۔ ''بخاری شریف'' میں ہے: حضرت سیِّدُ ناجَریر رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''میں نے **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نماز پڑھنے، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۵۷) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنا) ہر مسلمان پر **فرض** ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۴۱۵) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: جس مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو، اُس کی عزت بچانے والے کو فرشتہ پلِ صراط پر پروں میں ڈھانپ کر گزارے گا تاکہ دوزخ کی آگ کی تپش اُس تک نہ پہنچ پائے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۵۷۲ ملخصاً) وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں
تری عطا کا اشارہ جو ہوگیا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مارے جانے والے ڈاکوؤں کی مَذَمَّت

**سُوال :** آپ نے ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے اِقتِباس میں تو ڈاکوؤں، دہشت گردوں وغیرہ جِنھوں نے لوگوں کا سُکون برباد کر کے رکھ دیا ہے اُن کے قتل ہو جانے یا پھانسی لگ جانے کے بعد ان کی بھی مَذَمَّت کرنے سے مَنْع کر دیا!

**جواب :** میں نے ہر صورت کو مَنْع نہیں کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے مَنْع کیا، صِرْف حکمِ شریعت بیان کیا ہے، جو مسلمان واقِعی چور یا ڈاکو تھے اور اپنے کیفرِ کردار کو پہُنچ گئے اب ہو سکے تو اُن کیلئے دُعائے مغفِرت کی جائے، اُن کو بغیر صحیح مقصد کے ہرگز بُرا بھلا نہ کہا جائے کہ احادیثِ مبارَکہ میں اپنے مُردوں کو بُرائی کے ساتھ یاد کرنے کی مُمانَعت ہے، بلکہ وہ زندہ ہوں اُس وَقت بھی بِلا مَصلَحتِ شَرْعی انہیں بُرا بھلا کہنے کی اِجازت نہیں، مذَمَّت کی مُتَعَدَّد صورَتوں میں سے بعض ناجائز صورَتیں ہمارے زمانے میں یہ بھی ہیں کہ مَحض ٹائم پاس کرنے، گپیں مارنے، بُرائی بیان کرنے یا مَحض ایک خبر بنانے کے طور پر مذکورہ بالا افراد کو بُرا کہا جاتا ہے، ہاں، اخبار والے اگر اِس نیّت سے ایسوں کی مذمَّت بھری خبر چھاپیں تاکہ ان کے انجام سے مسلمانوں کو عبرت حاصِل ہو تو جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ وَاللّٰہُ اَعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم۔

## وہ اِس وَقت جنّت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفْحات پر مشتمل کتاب،

''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحہ 191 پر ''سُنَنِ ابوداؤد'' کے حوالے سے مَرقوم ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ماعِز اَسْلَمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب رَجم کیا گیا تھا، (یعنی زِنا کی ''حد'' میں اِتنے پتّھر مارے گئے کہ وفات پا چکے تھے) دو شخص آپَس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے تو دیکھو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نَفْس نے نہ چھوڑا، **رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ یعنی کُتّے کی طرح رَجْم کیا گیا۔** حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سن کر سُکُوت فرمایا (یعنی خاموش رہے)۔ کچھ دیر تک چلتے رہے، راستے میں **مَرا ہوا گدھا** ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔ **سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ اِس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کی: **یا نبیَّ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِسے کون کھائے گا! ارشاد فرمایا: وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبرو ریزی کی، وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (یعنی ماعِز) اِس وَقت جنّت کی نَہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۱۹۷ حدیث ۴۴۲۸)

وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

تُو مرنے والے مسلماں کو مت بُرا کہنا
''تُو بے حساب، اسے بخش، یاخدا'' کہنا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

# چور ڈاکو کی گرفتاری کی خبریں دینا

**سُوال**: جو چور یا ڈاکو پکڑے گئے **اخبار** میں ان کی خبر لگانے کے متعلِّق آپ کیا کہتے ہیں؟

**جواب**: **اوّل** تو یہ دیکھ لیا جائے کہ جو پکڑے گئے وہ واقِعی **چور یا ڈاکو** ہیں بھی یا نہیں! **بہارِ شریعت** جلد 2 صَفْحَہ 415 پر **مسئلہ نمبر** 2 ہے: ''چوری کے ثُبُوت'' کے دو طریقے ہیں: **ایک** یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اِس میں چند بار کی حاجت نہیں صِرْف ایک بار (کا اقرار) کافی ہے **دوسرا** یہ کہ دو مَرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قَطْع (یعنی ہاتھ کاٹنے کی سزا) نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ (ہم نے چوری کرتے نہیں دیکھا فقط) ہمارے سامنے (چوری کا) اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابلِ اِعتِبار نہیں۔ گواہ کا آزاد ہونا شَرْط نہیں (یعنی غلام کی گواہی بھی یہاں مقبول ہے)۔(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۶ ص ۱۳۸)

**دُوُم** یہ کہ پکڑے جانے والوں کی خبر لگانے میں مَصلَحتِ شَرْعی دیکھی جائے۔ عُمُوماً خبریں لگانے میں کوئی صحیح مقصد پیشِ نظر نہیں ہوتا نیز شَرْعی ثُبُوت کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی بس یوں ہی ''خبر برائے خبر'' چھاپنے کی ترکیب کردی جاتی ہے، جبھی تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس کو بطورِ ''مُجرِم'' اخباروں میں خوب اُچھالا گیا بعد میں وہی ''باعزّت بَری'' بھی ہو گیا! **تو جس کا چور، ڈاکو، خائن یا ٹھگ (Cheater) وغیرہ ہونا شَرْعاً ثابت نہ ہو اُس کو ''مُجرِم'' قرار دینا ہی گناہ ہے** چہ جائیکہ اُسے اخبار میں بطورِ مُجرِم مُشتَہَر کر کے لاکھوں لوگوں میں ذلیل و خوار کر دینا! یقیناً

یہ ایک بَہُت بڑا گناہ ہے اور اس میں اُس مسلمان بلکہ اُس کے پورے خاندان کی سخت بے عزّتی اور شدید اِیذا و دل آزاری کا سامان ہے۔

## تُونے چوری کی (حکایت)

**پیارے صَحافی اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی اور میری آبرو محفوظ رکھے، پاک پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ ہمیں چوری کرنے اور کسی مسلمان پر چوری کا الزام دھرنے سے بچائے۔ اٰمین۔ بے سوچے سمجھے سُنی سُنائی بات میں آکر کسی مسلمان کو چور کہنا یا لکھ دینا آسان نہیں۔ اِس ضِمْن میں **مسلم** شریف کی روایت مُلاحظہ ہو: چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: حضرتِ **عیسٰی** ابنِ مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ''سَرَقْتَ'' یعنی ''تو نے چوری کی۔'' وہ بولا: ''ہرگز نہیں، اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' تو (حضرتِ) عیسٰی نے فرمایا: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَذَّبْتُ نَفْسِیْ۔ یعنی میں **اللہ** پر ایمان لایا اور میں نے اپنے آپ کو جُھٹلایا۔ (مُسلِم ص ۱۲۸۸ حدیث ۲۳۶۸)

**مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اُس **قَسَم** کھانے والے کو چھوڑ دینے کے مُتَعَلِّق حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے فرمان کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یعنی اِس

قَسَم کی وجہ سے تجھے سچّا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اُس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے مُتعَلِّق غَلَط فَہمی کا خیال کر لیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غَلَطی کی۔(مِراۃ ج ۶ ص ۲۲۳) اورامام نَوَوی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس حدیث کے تَحْت فرماتے ہیں: ''کلام کا ظاہر یہ ہے کہ میں نے اللہ تَعَالٰی کی قسم کھانے والے کی تصدیق کی اور اُس کا چوری کرنا جو میرے سامنے ظاہر ہوا، میں نے اِس کو جُھٹلایا۔ (وضاحت یہ ہے کہ) شاید اُس شخص نے وہ چیز لی تھی جس میں اس کا حق تھا یا اِس نے غَصْب کا قَصْد نہیں کیا تھا یا حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ظاہِری طور پر یوں محسوس ہوا کہ اُس شخص نے ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز لی (یعنی چُرائی) ہے لیکن جب اس نے حَلَف لیا (یعنی قسم کھائی) تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنا گمان ساقِط کر دیا اور اس گمان سے رُجوع کر لیا۔'' (شرح مسلم للنووی ج ۸ ص ۱۲۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ وَاللہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

ہے مومن کی عزّت بڑی چیز یارو!
بُرائی سے اس کو نہ ہرگز پکارو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# گرفتار شُدہ چور کی خبر لگانا کیسا؟

**سُوال:** جو شخص بطورِ چور یا ڈاکو شَناخت کرلیا گیا ہو اُس کی خبر **اخبار** میں لگائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** شَرْعی ثُبُوت حاصل ہوجانے کی صورت میں بھی یہ غور کرلیجئے کہ اس کی خبر **اخبار** میں ''خبر برائے خبر'' چھاپ رہے ہیں یا کوئی اچّھی نیّت بھی ہے! مَثَلًا بطورِ **چور** مُشتَہَر ہونے پر اُس کی ہونے والی ذِلّت سے دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں نیز آیَندہ کیلئے اس بدکام سے مُحتاط بھی ہوجائیں اِس نیّت سے چوری کی خبر کی اِشاعت کی جاسکتی ہے۔ **چور** اگرچِہ بَہُت بُرا بندہ ہے مگر بِغیر کسی شَرْعی مصلَحت کے اُس کی تذلیل وتشہیر جائز نہیں، کیوں کہ چور ہونے کے باوُجُود بَحَیثِیَّتِ مسلمان اس کی حُرمت باقی ہے۔ہاں جتنی شریعت کی طرف سے تشہیر وتذلیل کی اجازت ہے اُتنی کی جاسکتی ہے، اس سے زائد نہیں یعنی یہ نہیں کہ اب **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کی مرضی ہو جب چاہے غیبت کرتا رہے! فی زمانہ **اخبار** والوں کے پاس شَرْعی ثُبُوت کی اِطّلاع کے مُعتَمَد (یعنی قابلِ اعتِماد) ذرائع ہوتے ہیں یا نہیں اِس کو صحافی صاحبان خوب سمجھ سکتے ہیں۔ نیز جس انداز میں اور جس ترکیب سے خبریں لیتے ہیں اس میں یہ بھی غور کیا جائے کہ قانون کی رُو سے اِس کی اجازت بھی ہے یا نہیں۔ ہر مسلمان کی اپنی اپنی جگہ عزّت وحُرمت ہے، سبھی کو چاہئے کہ **احترامِ مسلم** کا لحاظ رکھیں۔ **سُنَنِ اِبنِ ماجہ** میں ہے: **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

نے کعبۂ معظّمہ سے مخاطِب ہو کر ارشاد فرمایا: **مومن کی حُرمت** (یعنی عزّت و آبرو) **تجھ سے زِیادہ ہے۔** (اِبن ماجہ ج۴ ص۳۱۹ حدیث ۳۹۳۲)

# چور سے بڑھ کر مُجرِم

**جس** کے یہاں چوری ہوئی اُس کو بھی چاہئے کہ خوامخواہ ہر ایک پر شُبہ کرتا اور تہمت دھرتا نہ پھرے جیسا کہ آج کل اکثر ایسا ہو رہا ہے مَثَلاً گھر میں کوئی چیز چوری ہو جاتی ہے تو کبھی بے قُصُور بہو مُتَّہَم (مُث۔تَ۔هَم) ہوتی یعنی تُہمت کی زَد میں آتی ہے تو کبھی بھاوَج کی شامت آتی ہے یا گھر کے نوکر پر بجلی گرائی جاتی ہے حالانکہ کسی کے بارے میں شَرْعی ثُبُوت تو در کنار بسا اوقات کوئی واضِح قرینہ بھی نہیں ہوتا! لہٰذا سبھی کو اِس روایت سے عبرت حاصِل کرنی چاہئے جیسا کہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: وہ شخص جس کا مال چوری ہوا، ہمیشہ تُہمت (لگانے) میں رہیگا یہاں تک کہ وہ **چور سے** (بھی) **بڑا مجرِم** بن جائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۱۰۹، شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۲۹۷ حدیث۶۷۰۷)

وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی
تری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مُلزَم کا نام چھاپنا کیسا؟

**سُوال:** جو مُلزَم پکڑے جاتے ہیں اُن کے نام مَع پہچان **اخبار** میں چھاپے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** یہاں غیبت کے جواز کی عُمومی شرائط کے ساتھ دو باتیں اور ہیں، **اوّلاً** یہ کہ محض الزام نہ ہو بلکہ ثُبُوتِ شَرْعی ہو یعنی اس کا مجرِم ہونا قانوناً ثابِت ہو چکا ہو، **دوسرا** یہ کہ جُرم ایسا ہو کہ اس کی تَشْہِیر سے عوامُ النّاس کو فائدہ ہو، یعنی جیسے بعض اوقات محض ذاتی مُعامَلات ہوتے ہیں اوران پر گرفتاری ہو جاتی ہے، اِن مُعامَلات کا عوام کے ساتھ کوئی تعلُّق نہیں ہوتا تو ان کی تشہیر کی ہرگز اجازت نہیں۔ مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا کہ بعض صورتوں میں **اخبار** میں نام مع پہچان دینے کی اجازت ہے اور بعض میں نہیں کیونکہ اس سے ان کو اوران کے خاندان والوں کو سخت اَذِیَّت ہوگی۔ کسی کی گرفتاری اگر ظُلماً محض خانہ پُری یا کسی انتِقامی کاروائی کے ضِمْن میں کی گئی ہو تب تو گرفتاری بھی سخت گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اور گرفتاری کا حُکم جاری کرنے والا، گرفتار کرنے والا وغیرہ جو بھی اُس مظلوم کی گرفتاری میں جان بوجھ کر شریک ہوئے سبھی گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ نیز ضابِطۂ تعزیراتِ پاکستان کی دَفْعات 499 سے 502 کے تَحت ''یہ لوگ خود قابلِ گرفتاری مجرِم'' ٹھہرتے ہیں۔

## مسلمان کی بے عزَّتی کبیرہ گناہ ہے

**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 504 صَفْحات

پر مشتمل کتاب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفْحَہ 58 تا 59 کا ایک لرزہ خیز اِقتِباس مُلاحَظہ ہو جو کہ خوفِ خدا رکھنے والوں کیلئے نہایت ہی عبرت انگیز ہے چُنانچِہ **رسولِ** بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزّتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۷)

## خدا و مصطفٰے کو ایذا دینے والا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کا مُحافِظ ہے مگر افسوس! ایسا نازُک دَور آ گیا ہے کہ اب اکثر مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کے پیچھے پڑا ہوا ہے جی بھر کر **غیبتیں** کررہا ہے اور چُغلیاں کھا رہا ہے، بلا تکلُّف تہمتیں لگا رہا ہے، بلا وجہ دل دُکھا رہا ہے، **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، ''**ظلم کا انجام**'' صَفْحَہ 19 تا 20 پر ہے: **حُقُوقُ الْعِباد** کامُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دَورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُمُوماً اِس کی طرف سے غافِل رہتے ہیں۔ غصّے کا مَرَض عام ہے اِس کی وجہ سے اکثر ''خواص'' بھی (بلا اجازتِ شَرْعی) لوگوں (کو ایک دم جھاڑ دیتے اور ان) کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اِس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ

کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرْعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ **فتاوٰی رضویہ** شریف جلد 24 صفحہ 342 پر **طَبَرانی شریف** کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں: سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ.** (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرْعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔ **(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷)** **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اِیذا دینے والوں کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 **سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب** آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رسول کو ان پر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم۔

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
کر عَفْو سہ نہ سکوں گا کوئی سزا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## دہشت گردی کی وارِدات کی خبر چھاپنے کے نقصانات

**سُوال:** دَہشت گردی کی وارِداتوں کی خبریں چھاپنے کے مُتَعلِّق آپ کی کیا رائے ہے؟

**جواب:** اگر میری ذاتی رائے معلوم کرنا مقصود ہے تو عَرْض ہے کہ دہشت گردی کی وارِداتوں کی خبریں چھاپنے میں کوئی بھلائی نہیں، اُلٹا مُتَعَدَّد نقصانات ہیں مَثَلاً اِس سے خواہ مخواہ خوف وہراس پھیلتا ہے، نیز جذباتی اور مُجرِمانہ ذِہنیَّت کے کئی نادان انسان مار دھاڑ پر اُتر آتے، خوب اَسْلِحَہ چلاتے، گولیاں برساتے، مکانوں اور دُکانوں، بسوں اور کاروں وغیرہ کی توڑ پھوڑ مچاتے، گاڑیاں جلاتے، لوٹ مار مچاتے اور اپنے وطنِ عزیز کی اِملاک نَذْرِ آتَش کر کے درحقیقت اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑے چلاتے ہیں اور یوں دَہشت گردوں کی مَیلی مُرادیں بر آتی ہیں کہ اکثر دہشت گردی کے ذَرِیعے ان کا مقصد ہی بدامْنی پھیلانا ہوتا ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ بعض ذرائعِ اِبلاغ خوب مِرْچ مسالے لگا کر تخریب کاریوں کی خبریں چمکا کر اِس مُعامَلے میں دہشت گردوں کے خواہی نخواہی مُعاوِن ثابت ہوتے بلکہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر گویا مددگار بنتے ہیں اور قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ دو چار عام افراد کی ہَلاکتوں پر مَبنی خبر ان کے نزدیک خاص قابلِ توجُّہ ہی نہیں ہوتی! کوئی اہم لیڈر مارا جائے، ڈھیروں لاشیں گریں، غیر معمولی نقصان ہو، خوب ہنگامے ہوں، جگہ بہ جگہ گاڑیاں جلائی جا رہی ہوں، شہر بند پڑا ہو جبھی

خوب سنسنی خیز سُرخیاں (Headings) لگتیں اور ٹھیک ٹھاک اَخبار بکتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

یاد رکھو! وُہی بے عَقل ہے اَحمق ہے جو

کثرتِ مال کی چاہت میں مَرا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص۱۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

## دہشت گردی کی خبر اخبار کی جان ہوتی ہے

**سُوال:** دہشت گردی کی خبر تو **اخبار** کی جان ہوتی ہے، آج کل **اخبار** بِکتا ہی اس طرح کی خبروں سے ہے۔ کیا دہشت گردی کی خبر دینا جائز ہی نہیں؟

**جواب:** میں نے جواز وعدَمِ جواز (یعنی جائز اور ناجائز ہونے) کی بات نہیں کی، اپنی ذاتی رائے کے مطابِق اِس طرح کی خبروں کے اُن مَنفی اثرات (Side Effects) کی جانب توجُّہ دلانے کی سعی کی ہے، جن کا عام مُشاہَدہ ہے، اور ہر ذِی شُعُور مسلمان اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اتّفاق کریگا۔ میرے ناقِص خیال میں اگر دہشت گردیوں اور اشتِعال انگیز خبروں کی دنیا بھر میں اشاعت بند ہو جائے تو دہشت گردیاں بھی کافی حد تک دم توڑ جائیں! اِنسِدادِ تخریب کاری کے اِدارے بے شک فعّال رہیں اور دشمنوں پر کڑی نظر رکھیں۔ عوام کو اگرچہ سنسنی خیز خبروں سے اکثر دلچسپی ہوتی ہے مگر اس میں ان کا اپنا کوئی فائدہ نہیں، بس ایک "فُضُول

موضوع'' ہاتھ آجاتا ہے، بے کار باتوں، قِیاس آرائیوں اِنتِظامیہ پرتنقیدوں اور تہمتوں وغیرہ کا سلسلہ چل نکلتا ہے! دنیا کے جن مَمالِک میں اِس طرح کی داخِلی وارِداتوں کی تشہیر پر پابندی ہے وہاں نہ ہڑتالیں ہوتی ہیں نہ ہنگامے، وہ پُراَمن بھی ہیں اور دُنیوی اعتبار سے ترقّی کی راہوں پر گامزن بھی۔ اگر ایسی خبروں کی اشاعت نہ کرنے میں اُمّت کا کوئی بَہُت بڑا نقصان نظر آتا ہو اور ثواب کا بَہُت بڑا ذخیرہ ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوتا ہو تو صَحافی حضرات میری تفہیم فرمائیں، میں اپنے مَوقِف پر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ ثانی کرلوں گا۔ نیز صحافی حضرات بھی'' ضمانت ضبط'' یا ''اخبار کی اشاعت پر پابندی'' کا باعث بننے والے قانونِ مطبوعات وصحافت کے ضابِطۂ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 24 کے تحت آنے والے 15 جرائم میں سے شق نمبر 3 اور 6 پر غور فرمالیں۔ (شِق نمبر 3) تشدُّد یا جنس سے تعلُّق رکھنے والے جرائم کی ایسی رُوداد جس سے غیر صحّت مندانہ تَجَسُّس یا نَقْل کا خیال پیدا ہونے کا امکان ہو (شِق نمبر 6) اَمنِ عامّہ میں خَلَل ڈالنے کی کوشِش۔ وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

سرفراز　اور　سُرخرو　مولٰی

مجھ　کو　تُو　روزِ　آخرت　فرما　(وسائلِ بخشش ص ١١٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## صَحافت کی آزادی

**سُوال:** آپ کی باتوں سے ایسا لگتا ہے کہ آپ صَحافت کی آزادی سے مُتَّفِق نہیں!

**جواب:** میں ہراُس ''آزادی'' سے غیرمُتَّفِق ہوں جو''آخرت کی بربادی'' کاباعِث ہو، میں اِس وَقت مسلمانوں سے مُخاطِب ہوں اور جوصَحافی مسلمان ہیں اُن پر خود ہی شریعت کی طرف سے پابندیاں عائد ہیں، وہ مَن مانی کرنے کے لئے ''آزاد'' ہی کب ہیں! ہاں تعمیرِ قوم ومِلّت کے لئے شریعت کے دائرے میں رہ کر بے شک وہ خوب اپنا قلم استِعمال کریں۔ فِی نَفْسِہٖ **صَحافت** کوئی بُری چیز بھی نہیں، **صَحافت** کا سب سے بڑا اُصول سچّائی ہے، صداقت ہی پر **صَحافت** کی عمارت تعمیر ہوسکتی ہے۔ ہماری تاریخ میں ایسے بے شمار **صحافیوں** کے نام موجود ہیں جن کو ہم آج بھی سلام کرتے اور ان کے کارناموں کی قَدْر کرتے ہیں۔ وہ بے باک تھے، حق گو تھے، دِیانت دار تھے، ان کا لکھا ہوا ایک ایک حَرْف گویا انمول ہیرا ہوتا تھا جسے وہ قوم کی نَذْر کرتے تھے۔

## ''اچّھے بچّے گھر کی بات باہَر نہیں کیا کرتے!''

**میٹھے میٹھے صَحافی اسلامی بھائیو! اللہ** تَعَالٰی ہم سب کو عقلِ سلیم کی نعمت عنایت فرمائے۔ اٰمین۔ باشُعُور لوگ اپنے بچّوں کو شُروع ہی سے یہ تعلیم دیتے ہیں کہ دیکھو بیٹا! ''اچّھے بچّے گھر کی بات باہَر نہیں کیا کرتے۔'' مگر **بعض** اخبارات کا

کردار اِس مُعامَلے میں نادان بچّوں سے بھی گیا گزرا ہوتا ہے، بس جو خبر ہاتھ لگی، چھاپ دی، اب چاہے اِس سے نسلی فَسادات کو ہوا ملے چاہے لِسانی فسادات کو، چاہے اِس سے کوئی زخمی ہو یا کسی کی لاش گرے، خواہ اِس سے کسی کا گھر تباہ ہو یا چاہے اپنا وطنِ عزیز ہی داؤ پر لگ جائے۔ کیسی ہی راز داری کی خبر کیوں نہ ہو، **آزادیِ صَحافت** کے نام پر چھاپنی ضَرور ہے، گویا ہر طرح کی ہر خبر کی اشاعت ہی آزادیِ صَحافت ہے! ہر سمجھدار آدمی یہ بات جانتا ہے کہ ہر بات ہر کسی کو نہیں بتائی جاتی۔ پھر جب آدَمی زَبانی بات کرتا بھی ہے تو وہ دس بیس یا پچاس سو تک پہنچتی ہو گی مگر **اخبار بینی** کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے اور دوست دشمن سبھی پڑھتے ہیں۔ کاش! بولنے سے پہلے تولنے اور چھاپنے سے پہلے ناپنے کا ذِہن بن جائے۔ کاش! اے کاش! یہ **حدیثِ پاک** ہر مسلمان صَحافی حِرزِ جان بنالے جس میں میرے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات کریگا جس تک اُن کی عقلیں نہ پہنچیں تو ضَرور وہ اُن میں کسی پر فِتنہ ہوگی۔'' (ابنِ عَساکر ج۳۸ص ۳۵۶) کیا آزادیِ صَحافت اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کی بے دَریغ عزّتیں اُچھالی جائیں! رشوتیں لیکر فریقِ مقابِل کا حَسَب نَسَب کھنگال ڈالا جائے! مسلمانوں پر خوب خوب تہمتیں دھری جائیں! مسئلہ تو یہ ہے کہ الزام

تراشی غیر مسلموں پر بھی جائز نہیں مگر افسوس! کہ اب مسلمان ایک دوسرے کے خلاف تہمتوں سے بھر پور بیانات داغتے اور **آزادیِ صَحافت** کے نام پر بعض اخبارات انہیں آنکھیں بند کر کے چھاپتے ہیں، خُصُوصاً انتخابات کے دنوں میں بطورِ رشوت ملنے والے چند سکّوں کی خاطر کسی ایک فریق سے ''ترکیب'' بنالی جاتی ہے اور فریقِ ثانی پر جی بھر کر کیچڑ اُچھالی جاتی اور اس کی خوب خوب پَول کھولی جاتی ہیں اور یوں گناہوں کا ایک طویل سلسلہ چل نکلتا ہے، انتخابات خَتْم ہو جاتے ہیں مگر دشمنیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

## ایسی خبر شائع نہ فرمائیں جو فتنے جگائے

**پیارے پیارے صَحافی اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا کی دولت کی حِرص سے ہماری حِفاظت کرے، ہمیں مسلمانوں میں فتنے پھیلانے والا بننے سے بچا کر اَمن واماں کا داعی بنائے۔ اٰمین۔ صد کروڑ افسوس کہ بسا اوقات جان بوجھ کر ایسی خبریں بھی چھاپ دی جاتی ہیں جو مسلمانوں میں فتنہ وفَساد اور بُرا چرچا پھیلنے کا باعِث بنتی ہیں، ایسا کرنے والے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے۔ چٹپٹی خبروں سے اگر اخبار کی چند کاپیاں بِک بھی گئیں اور دنیا کی ذلیل دولت میں قدرے اضافہ ہو بھی گیا تب بھی ان سے کب تک فائدہ اُٹھائیں گے؟ انہیں کب تک کھائیں گے؟ آخر اِس دارِ ناپائیدار میں کب تک

گُل چَھرّ ے اُڑائیں گے؟ یاد رکھئے! آخِر کار آپ جناب کو اندھیری قبر میں اُترنا ہی ہے، اور کَما تَدِیْنُ تُدَان (یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی) سے سابِقہ پڑنا ہی ہے۔ بُرا چرچا پھیلانے کے عذاب سے ڈرنے اور دل میں خوفِ آخِرت پیدا کرنے کیلئے ایک آیتِ کریمہ اور ایک حدیثِ مبارَکہ مُلاحظہ ہو: پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت نمبر 19 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

**حدیثِ پاک** میں ہے: ''فِتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اِس کو بیدار کرے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

# سَنسَنی خیز خبریں پھیلانا

**اِس** بات پر جس قَدَر افسوس کیا جائے کم ہے کہ آج کل بعض صحافیوں کا کام ہی صِرف افواہیں اُڑانا اور سنسنی خیز خبریں پھیلانا رہ گیا ہے۔ ان کی تمام تر کوشِش یِہی ہوتی ہے کہ کسی طرح گھروں میں گُھس کر لوگوں کے سنسنی پھیلانے والے ذاتی حالات معلوم کریں ہوسکے تو بطورِ ثُبُوت فوٹو بھی بنالیں اور ان کی عام تشہیر کر کے انہیں بے آبرو کریں، مسلمانوں کو ایک دوسرے سے مُتَنَفِّر (مُ۔ تَ۔نَفْ۔فِر) کریں اور لڑائیں، اب ان کا سب سے بڑا کارنامہ جاسوسی رَہ گیا ہے، خبریں تو جاسوسی، مضامین تو جاسوسی

اور کہانیاں تو وہ بھی جاسوسی۔ **اللہ** تَعَالٰی ہم مسلمانوں کو ایک دوسرے کی عزّت کا محافِظ بنائے اور دونوں جہانوں میں سُرخرو کرے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

اَخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو سُتھرا
محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنادے (وسائلِ بخشش ص ١٠٦)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## صحافیوں کا کُرید کر باتیں اُگلوانا

**سُوال:** اگر صَحافی موقع بہ موقع گھروں پر جاکر ''کُرید'' نہیں کریں گے تو قوم تک صحیح اَحوال کون پہنچائے گا!

**جواب:** قوم کو ہر سطح کے لوگوں کے بِغیر کسی حُدُود وقُیُود کے مَعائِب (یعنی عیبوں) سے باخبر کرنے کی آخِر حاجت ہی کیا ہے؟ کسی ایک آدھ قومی وعوامی مسئلے سے مُتَعَلِّق بطورِ خاص کوئی ایک آدھ تحقیق شدہ بات بیان کرنے کی تو اجازت ہوسکتی ہے لیکن ہمارے ہاں جو کچھ ہوتا ہے وہ کچھ ڈھکا چھپا نہیں۔ یاد رکھئے کہ کسی کے ذاتی مُعامَلات کی ٹوہ میں پڑنے اور ان کی ''چھان کُرید'' کرنے کی شریعت نے مُمانَعت فرمائی ہے۔ چُنانچِہ پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** آیت 12 میں ارشاد ہوتا ہے:

**وَلَا تَجَسَّسُوْا** ترجَمۂ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

# مسلمانوں کی عیب جُوئی نہ کرو

**اِس حصّہ** آیتِ مقدّسہ کے تَحت **صدرُ الاَ فاضِل** حضرتِ علاّمہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی **''خَـزائِنُ العِرفان''** میں فرماتے ہیں: ''یعنی مسلمانوں کی عیب جُوئی نہ کرو اور ان کے چُھپے حال کی جُستجو میں نہ رہو جسے **اللہ** تَعَالٰی نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ **حدیث شریف** میں ہے: گُمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جُوئی نہ کرو، ان کے ساتھ حرص وحسد، بُغض، بے مُرَوَّتی نہ کرو، اے **اللہ** تَعَالٰی کے بندو! بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حُکم دیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظُلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُس کی تَحقیر نہ کرے، تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے، (اور ''یہاں'' کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) آدَمی کے لئے یہ بُرائی بَہُت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے، ہر مسلمان، مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون بھی، اس کی آبرو بھی، اس کا مال بھی۔'' **اللہ** تَعَالٰی تمہارے جسموں اور صورَتوں اور عَمَلوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔''[1] (بخاری ومسلم) **حدیث شریف** میں ہے: جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے **اللہ** تَعَالٰی روزِ قِیامت اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''[2] (خزائن العرفان ص٩٥٠ مکتبۃ المدینہ)

[1] مسلم، ص ١٣٨٦ حدیث ١٣٨٦، ١٣٨٧ [2] بخاری ج ٢ ص ١٢٦ حدیث ٢٤٤٢

# ......تو تُم ان کو ضائِع کر دو گے

حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ ارشادِ معظّم خود سنا ہے: اِنَّکَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّھُمْ۔ ''اگر تم نے لوگوں کے (پوشیدہ) عُیُوب تلاش کئے تو تم ان کو تباہ کر دو گے۔'' (ابوداؤد ج۴ ص ۳۵۶ حدیث ۴۸۸۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ اس فرمانِ عالی میں خطاب خُصُوصی طور پر جنابِ مُعاوِیہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے ہے چونکہ آیَندہ یہ سلطان بننے والے تھے، تو اُس غُیُوب داں محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے ہی اُن کو طریقۂ سلطنت کی تعلیم دی کہ تم بادشاہ بن کر لوگوں کے خُفیہ عُیُوب نہ ڈھونڈھا کرنا، درگزر اور حتَّی الِامکان عَفْو و کرم سے کام لینا اور ہوسکتا ہے کہ رُوئے سُخَن سب سے ہو کہ باپ اپنی جوان اولاد کو، خاوَند اپنی بیوی کو، آقا اپنے ماتَحتوں کو ہمیشہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بدگمانیوں نے گھر بلکہ بستیاں بلکہ مُلک اُجاڑ ڈالے۔ (مراٰۃ ج۵ ص ۶۴ ۳ مختصراً)

# عیب جُو خود رُسوا ہو گا

**حُضُور** نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: ''اے وہ لوگو جو زَبان سے تو ایمان لائے ہو مگر جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخِل نہیں ہوا! نہ تو مسلمانوں کی **غیبت** کرو اور نہ ہی ان کے **پوشیدہ عیب** تلاش کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے عیب ظاہِر فرما دے گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کے عیب ظاہر فرما دے تو وہ اُسے ذلیل و رُسوا کر دے گا اگرچِہ وہ اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا ہو۔'' **(ابوداؤد ج۴ ص۳۵۴ حدیث ۴۸۸۰)**

**پیارے پیارے صحافی اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات عیبوں سے پاک ہے، انبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور ملائکہ نَقائص (یعنی خامیوں) سے پاک اور معصوم ہیں، باقی ہم جیسے گنہگار تو سراسر عیب دار ہیں۔ یہ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے کہ اس نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی ایک دوسرے کا پردہ فاش نہ کریں لیکن جو باز نہیں آتا اور دوسروں کو ذلیل و خوار کرنے کی گھات میں لگا رہتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بھی دنیا و آخرت میں ذلیل کر دیتا ہے حتّٰی کہ اُس کے وہ **عیب** بھی ظاہر کر دیتا ہے جو اُس نے اپنے اہلِ خانہ سے چُھپا رکھے تھے اور اِس طرح وہ اپنے گھر والوں کی نظروں سے بھی گر جاتا ہے اور پھر اِس کی اَولاد تک اِس کا احترام نہیں کرتی۔

## مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا مُنافِق کا کام ھے

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن محمد بن مَنا زِل رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اَلْمُؤمِنُ یَطْلُبُ مَعَاذِیْرَ اِخْوَانِہٖ یعنی مومن تو اپنے مسلمان بھائیوں کا عُذْر تلاش کرتا ہے وَالْمُنَافِقُ یَطْلُبُ عَثَرَاتِ اِخْوَانِہٖ" جبکہ مُنافِق اپنے بھائیوں کی غَلَطیاں ڈھونڈتا پھرتا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص ۵۲۱ حدیث ۱۱۱۹۷ )مطلب یہ کہ ایمان کی علامت لوگوں کے عُذْر قَبول کرنا ہے جبکہ ان کی غَلَطیاں تلاش کرنا نِفاق کی نشانی ہے۔وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور

سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## بدکاری کی خبر لگانا کیسا؟

**سُوال** :بدکاری کے ملزَمین کی **اخبار** میں خبریں لگانے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

**جواب** :ان خبروں کا موجودہ انداز عُموماً غیر مُحتاط اور گناہوں بھرا ہوتا ہے۔گندی خبروں کا بعض اخباروں میں باقاعِدہ سلسلہ چلایا جاتا ہے،ملزَم اور ملزَمہ کی تصاویر شائع کی جاتیں اور خوب حیا سوز باتیں لکھی جاتی ہیں اور یہ یقیناً **ناجائز** ہے۔اور اِس طرح بسا اوقات ملکِ پاکستان کے" قانونِ مطبوعات وصَحافت" کی بھی

خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ دفعہ 24 کے تحت جن 15 شِقّوں کا بیان ہے اُس کی شِق نمبر (3) اور (7) مُلاحظہ ہو: (3) تشدُّد یا جِنْس سے تعلُّق رکھنے والے جرائم کی ایسی رُوداد جس سے غیر صحّت مندانہ تَجَسُّس یا نَقْل کا خیال پیدا ہونے کا اِمکان ہو (7) غیر شائِستہ، فُحش، دُشنام آمیز یا ہتک آمیز مَواد کی اِشاعت۔

## زِنا کا شَرعی ثُبُوت

یہ بات خوب ذِہن نشین کر لیجئے کہ کسی کو زانی اور زانیہ ثابِت کرنا نہایت دشوار اَمْر ہے۔ اِس کے شَرعی ثُبُوت کی صورت یہ ہے کہ یا تو وہ خود اقرار کرے یا پھر چار ایسے عادِل گواہ چاہئیں جنھوں نے آنکھوں سے زِنا ہوتے دیکھا ہو۔ مگر اِتنی بات پر بھی ان پر "حد" جاری نہیں ہوسکتی جب تک قاضی مختلِف سُوالات کر کے ہر طرح سے اطمینان نہ کر لے۔ اَلغرض زِنا کے شَرعی ثُبُوت میں کافی باریکیاں ہیں، جو بِغیر شَرعی ثُبُوت کے کسی پاکدامن مسلمان کو زانی یا زانیہ کہے یا لکھے وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔

## لوہے کے 80 کوڑوں کی سزا

اِس ضِمن میں ایک دل ہلا دینے والی روایت سنئے اور خوفِ خداوندی سے تھرتھرائیے! چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**بہارِ شریعت جلد 2**" صَفْحہ 394 پر ہے: (حضرت)

عبد الرَّزّاق (رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) (سیِّدُنا) عِکْرِمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ایک عورت نے اپنی باندی کو زانِیہ کہا۔ عبدُاللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: تُو نے زِنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اُس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! قِیامت کے دن اِس کی وجہ سے لوہے کے ۸۰ اَسّی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔(مُصَنَّف عَبد الرَّزّاق ج ۹ ص ۳۲۰ رقم ۱۸۲۹۱)(خصوصاً صَحافیوں سے مَدَنی اِلتجا ہے: مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 3 کے اندر شامل حصّہ 9 میں زِنا، تہمت، شراب نوشی وغیرہ کے فقہی احکامات مُلاحَظہ فرمالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اضافہ ہوگا اور خوفِ خدا میں ترقی ہوگی)وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

دے خدا ایسی نظر جو خوبیاں دیکھا کرے
خامیاں دیکھے نہ بس اچّھائیاں دیکھا کرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اشتِہارات کے بارے میں مَدَنی پھول

**سُوال:** **اَخبارات** عام طور پر اشتِہارات ہی کی آمَدَنی سے چلتے ہیں، اِس ضِمن میں کچھ **مَدَنی پھول** دے دیجئے۔

**جواب:** اخبارات میں اشتِہارات چھاپنے جائز ہیں بشرطیکہ جاندار کی تصویر یا کوئی اور

مانِعِ شَرْعی نہ ہو۔ جادوٹونا کرنے والوں، سُودی اِداروں، خلافِ شَرْع اَقساط پر کاروبار کرنے والوں، گناہوں بھری لاٹریوں، غیر اسلامی عقائد پر مبنی کتابوں، نیز غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں کی مبارکبادیوں وغیرہ پر مشتمل اشتہارات نہ چھاپے جائیں۔ آج کل ایڈورٹائزمنٹ میں اکثر جھوٹ یا جھوٹی مُبالَغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے، اخبارات والوں کو اس طرح کے اشتہارات چھاپنے سے بھی بچنا ضَروری ہے، مَثَلاً جعلی یا ناقص یا جن دواؤں سے شفا کا گمانِ غالِب نہیں ہے ان کے بارے میں اِس طرح کی سُرخی: ''سو فیصدی شرطیہ علاج'' یہ جھوٹا مُبالَغہ ہے، بلکہ ایسے جملے تو کسی بھی دوائی کے بارے میں نہیں کہنے چاہئیں کیونکہ ہر طبیب جانتا ہے کہ طِبّ سارے کا سارا ظَنّی ہے، کسی بھی دوا کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اِس سے شِفا ہو ہی جائیگی۔ بے شمار وہ اَمراض جن کے مُعالَجات دریافت ہو چکے ہیں، انہیں اَمراض میں علاج کی تمام مُجرَّب صورَتیں آزمالینے کے باوُجُود روزانہ بے شمار مریض دم توڑ دیتے ہیں، یہ اِس بات کی واضح دلیل ہے کہ کوئی بھی دوا ایسی نہیں جس کے ذَرِیعے شِفا ملنا یقینی ہو۔ شِفا صِرْف مِن جانِبِ اللّٰہ ہے۔ بَہَر حال اخبارات میں گناہوں بھرے اشتہارات شائع کرنا گناہ ہے، صِرْف جائز اشتہارات چھاپے جائیں۔

قراٰنِ کریم، پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ آیت نمبر 2 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور **اللہ** سے ڈرتے رہو بے شک **اللہ** کا عذاب سخت ہے۔

وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

بندے پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا مُحیط

**اللہ**! کر علاج مِری حِرص و آز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## فلمی اشتہارات

**سُوال:** فلمی اشتہارات کے بارے میں بھی کچھ روشنی ڈال دیجئے۔

**جواب:** فلموں ڈراموں اور میوزِک شو وغیرہ کے اشتہارات اپنے اخبارات میں دینا گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، ایسے اشتہارات کے ذَرِیعے ملنے والی اُجرت بھی حرام ہے۔اس طرح کے اشتہارات دیکھ کر جتنے لوگ وہ فلم یا ڈرامہ دیکھیں گے یا میوزِک شو میں شریک ہوں گے اُن سب کو اپنا اپنا گناہ ملے گا جبکہ ان سب کے مجموعے کے برابر گناہ **اخبار** کے مالِکوں اور اِس میں اشتہار ڈالنے کے ذمّے داروں کو ملیں گے۔مَثَلاً اِشتہار کے ذَرِیعے آگاہی پا کر دس ہزار افراد نے فلم دیکھی تو مذکورہ اخبار

والوں کو دس ہزار گناہ ملیں گے۔ وَاللّٰهُ اعلَمُ ورسولُهٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلَّم۔

سرورِ دیں! لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر

نفس و شیطاں سیّدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

## اخباری مضامین کیسے ہوں؟

**سُوال:** اخبار کے مضامین کیسے ہونے چاہئیں؟

**جواب:** اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے، **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّى اللّٰه تعالٰى عليه واٰلهٖ وسلَّم کی مَحَبَّت قُلُوب میں بیدار کرنے والے، صَحابہ واہلبیتِ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام کے عشق سے دلوں کو سرشار کرنے والے، نیکیوں سے پیار دلانے اور گناہوں سے بیزار کرنے والے مضامین **اخبار** میں ہونے چاہئیں۔ ایسے موضوعات قلمبند کئے جائیں کہ پڑھنے والے نَمازی اور سنّتوں کے پابند بنیں، والِدَین کی اطاعت کا درس لیں اوران کا آپس میں بھائی چارے اور مَحَبَّت واُخُوّت کا ذِہن بنے۔ مگر صد کروڑ افسوس! ایسا نہیں، اکثر اخبارات، ہفت روزے اور ماہنامے فُحش، لَچَر اور مُخَرِّبُ الاَخلاق مضامین اور عشقیہ وفسقیہ تحریرات سے پُر ہوتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر لوگ دین سے مزید دُور ہوتے، نِت نئے گناہوں کی رغبت پاتے اور چوریوں، ڈکیتیوں کے نئے نئے گُر سیکھتے ہیں۔

# عُلَماء و مشائخ کی کردار کُشی

**پیارے پیارے صَحافی اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے اہلسنّت کے قدموں میں رکھے اور بروزِ حشر انہیں کے زُمرے میں اٹھائے۔ اٰمین۔ فی زمانہ تو ایسا لگتا ہے کہ بعض اخبار والوں کو عُلَماء ومشائخ اور مذہبی شکل وشَباہت سے جیسے چِڑ ہو! جہاں کسی مذہبی فرد یا مسجِد کے امام یا مُؤَذِّن وغیرہ کی کسی خطا کی بَھنک کان میں پڑی، اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اُس مذہبی فرد کی تذلیل اور کردار کُشی کا کئی دن تک کیلئے باقاعِدہ ایک سلسلہ چلادیا! ہاں کسی عامِل وبابا یعنی تعویذ گنڈے دینے والے کی بھول سامنے آنے اور شَرعی ثُبُوت مل جانے کی صورت میں اُس فردِ خاص کے شر سے لوگوں کو بچانے کیلئے اس کے مُتَعلِّق بیان کرنا دُرُست ہے اور اِسی طرح اِس قبیل (یعنی قِسم) کے دوسرے جھوٹے لوگوں اور ٹھگوں سے مُحتاط رہنے کا مشورہ دینا بھی بَہُت مناسِب ہے لیکن یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ اُسے ''نقلی پیر'' قرار دے کر حقیقی عُلَماء ومشائخ کو بدنام کرنے کی مذموم ترکیبیں شروع کردیں، حالانکہ ہر تعویذات دینے والا پیری مُریدی نہیں کرتا، عامِل ہونا اور چیز ہے اور پیر ہونا اور۔

## بعض کالم نگاروں کے کارنامے

**بعض** ''کالم نگار'' بھی نہایت بے باکی کے ساتھ شَرعی مُعامَلات میں دَخیل

ہوتے اور اسلامی اقدار کو پامال کرتے نظر آتے ہیں، نیز جس کی چاہتے ہیں اپنے کالم کے ذَرِیعے عزّت اُچھالتے اور اُس کی آبرو کی دھجیاں بِکھیر دیتے ہیں اور جس پر ''مہربان'' ہو جاتے ہیں وہ اگرچہ پاپی سماج میں پلنے والا گندی نالی کا کیڑا ہی کیوں نہ ہو اُسے ''ہِیرو'' بنا دیتے ہیں!

## گناہوں بھری تحریر مرنے کے بعد گناہ جاری رکھ سکتی ہے

**میٹھے میٹھے صحافی اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب سے سدا کیلئے راضی ہو اور ہمیں بے حساب بخشے۔ اٰمین۔ ہر ایک کو یہ ذِہن نشین کر لینا چاہئے کہ جس بات کا زَبان سے ادا کرنا کارِ ثواب ہے اُس کا قلم سے لکھنا بھی ثواب اور جس کا بولنا گناہ اُس کا لکھنا بھی گناہ ہے بلکہ بولنے کے مقابلے میں لکھنے میں ثواب و گناہ میں اضافے کا زیادہ امکان ہے **مقولہ** ہے: **اَلْخَطُّ بَاقٍ وَّالْعُمْرُ فَانٍ** یعنی ''تحریر (تادیر) باقی رہے گی اور عُمر (جلد) فنا ہو جائیگی'' بَہَر حال تحریر تادیر قائم رہتی اور پڑھی جاتی ہے، وہ جب تک دنیا میں باقی رہے گی لوگ اُس کے اچھے یا بُرے اثرات لیتے رہیں گے اور لکھنے والا خواہ فوت ہو چکا ہو اُس کیلئے ثواب یا عذاب میں زیادَتی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ گناہوں بھری تحریر مرنے کے بعد بھی باقی رہ کر پڑھی جاتی رہنے کی صورت میں گناہ جاری رہنے کا خوفناک تصوُّر ہی **خوفِ خدا** رکھنے والے مسلمان کا ہوش اُڑانے کیلئے کافی ہے!

# ایک غلَط لَفْظ ہی کہیں جہنّم میں نہ ڈالدے

**پیارے پیارے صَحافی اسلامی بھائیو! اللہ** تبارک وتعالیٰ ہمیں دین ودنیا کے تمام مُعاملات میں مُحتاط رہنے کی سعادت بخشے اور ہماری آخرت برباد ہونے سے بچائے۔ اٰمین۔ بَہُت ہی سوچ سمجھ کرلکھنا یا بولنا چاہئے کہ مَبادا (یعنی خدانہ کرے) زَبان یا قلم سے کوئی ایسی بات صادر ہوجائے جو کہ آخرت تباہ کر کے رکھ دے۔ اِس ضِمْن میں **دوفرامینِ مصطفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم مُلاحَظہ ہوں:

{۱} بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حَرَج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب **ستّر سال** جہنَّم میں گرتا رہے گا۔(تِرمذی ج۴ ص ۱۴۱ حدیث ۲۳۲۱)

{۲} کوئی شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی بات کرتا ہے وہ اُس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضی قِیامت تک کے لئے لکھ دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج۱ ص ۳۶۵ حدیث ۱۱۲۹)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ عِلْمِ دین نہ ہونے کے باوُجُود اسلامی مَضامین لکھنے اور شَرْعی مُعاملات میں مُداخلَت کرنے والوں کی مذمّت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جسے اُلٹے سیدھے دوحَرْف اُردو کے لکھنے آگئے وہ مصنِّف ومُحقِّق ومُجتَہِد بن بیٹھا اور دینِ متین میں اپنی ناقِص عَقْل، فاسِد رائے سے دَخْل دینے لگا، قراٰن وحدیث وعقائدوارشاداتِ اَئِمّہ سب کا مخالِف ہوکر پہنچا جہاں پہنچا!“ (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص ۵۰۴) وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم۔

دینی حَمِیَّت تُو مجھے ربِّ کریم دے
ڈر اپنا ،شَرم، اپنی دے قلبِ سلیم دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مضمون نگار کیلئے مَدَنی پھول

**سُوال:** مضمون نگار کیلئے کچھ **مَدَنی پھول** ارشاد ہوں۔

**جواب:** جب بھی کسی مضمون یا تحریر کی ترکیب کرنی ہو اُس وقت سب سے پہلے اپنے دل سے سُوال کرے کہ میں جو لکھنے لگا ہوں اُس کی شَرْعی حیثیت کیا ہے؟ اِس پر ثواب بھی ملے گا یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں بھری باتیں لکھ کر دنیا میں چھوڑ جاؤں اور قبر و آخرت میں پھنس جاؤں! اَلغرض تحریر سے قبل اس کے دینی و اُخرَوی فوائد اور دُنیوی جائز منافِع کے مُتَعَلِّق خوب سوچ لے، ضَرورتاً عُلماءِ کرام سے مشورہ کرلے۔ جب شَرْعی اور اَخلاقی حوالے سے مکمَّل اطمینان حاصل ہو جائے تو اب رِضائے الٰہی پانے اور ثواب کمانے کیلئے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر قلم سنبھالے۔

## ایک مصنِّف کی حکایت

**جاحِظ** (جو کہ مُعتَزِلی فِرقے کا مُصنّف گزرا ہے اس) کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا مُعاملہ ہوا؟ بولا: ''اپنے قلم سے صِرْف ایسی بات لکّھو جسے

قِیامت میں دیکھ کر خوش ہوسکو۔'' (اِحیاءُ العلوم ج۵ ص ٢٦٦) وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

دے تمیز اچھے بھلے کی مجھ کو اے ربِّ غفور

میں وُہی لکھوں کرے جو سُرخ رُو تیرے حُضور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سُنی سنائی بات میں آکر کسی کو گنہگار کہنا

**سُوال:** کسی شخص کے بارے میں کوئی بُرائی کی خبر عوام میں مشہور ہوجائے تو اُسے چھاپا جا سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** صرف اِس بنیاد پر نہیں چھاپ سکتے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِباً اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ. یعنی کسی انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات (بلاتحقیق) بیان کردے۔ (مُقدّمہ صَحیح مُسلِم ص٨ حدیث۵) کسی کے گناہ کی صِرف شُہرت ہوجانا اُس کے گنہگار ہونے کی ہرگز دلیل نہیں۔ **میرے آقا** اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے **فتاوٰی رضویہ** جلد 24 صَفْحَہ 106 تا 108 پر زبردست حنفی عالم حضرت علّامہ عارِف بِاللّٰہ ناصِح فِی اللّٰہ سیِّدی عبدالغنی نابُلُسی قُدِّسَ سِرُّہُ القُدسی کا طویل ارشاد نقل کیا ہے اس کے ایک حصّے کا خُلاصہ ہے: کسی کو

صِرْف اِس وَجْہ سے گنہگار کہنا جائز نہیں کہ بَہُت سارے لوگ اُس کی طرف گناہ مَنسوب کررہے ہوں اور یوں بھی آج کل لوگوں میں بُغْض و کِینہ اور حسد وجھوٹ کی کثرت ہے۔ بعض اَوقات آدَمی جَہالت ولاعلمی کے سبب بھی کسی پر الزام رکھ دیتا ہے اور لوگوں میں اِس کا تذکِرہ بھی کردیتا ہے اور لوگ بھی اُس کے حوالے سے آگے بیان کردیتے ہیں۔ شُدہ شُدہ یہ خبر کسی ایسے شخص تک جا پہنچتی ہے جو کہ اپنے علم پر مغرور اور فضلِ خداوندی سے دُور ہوتا ہے، وہ لاعلمی کے سبب بیان کردہ اُس ''گناہ'' کا بِلا کسی تحقیق اس طرح تذکِرہ کرتا ہے کہ مجھے یہ خبر تسَلسُل کے ساتھ ملی ہے۔ حالانکہ جس کی طرف **گناہ** کی نسبت کی جارہی ہوتی ہے اُس غریب کو خواب میں بھی اِس بات کی خبر نہیں ہوتی! مزید فرماتے ہیں: ''جب کسی شخص سے بطریقِ تواتُر یا مُشاہَدہ (یعنی آنکھوں دیکھا) گناہ ثابت بھی ہوجائے تب بھی اِس کا اظہار بند کردے کیونکہ **لوگوں میں بطورِ غیبت کسی کے گناہ کا تذکِرہ حرام ہے اِس لئے کہ غیبت سچّی بھی حرام ہے۔**'' وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

عیبوں کو عیب جُو کی نظر ڈھونڈتی ہے پَر
ہر خوش نظر کو آتی ہیں اچّھائیاں نظر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## کیا ہر خبر چھاپنے سے قبل خوب تحقیق کرنی ہو گی ؟

**سُوال:** تو کیا ہر خبر چھاپنے کیلئے خوب تحقیق کرنی ہوگی؟

**جواب:** ایسی جائز و بے ضَرر خبر جو کسی فرد یا قوم یا اِدارے وغیرہ کی مَذمّت یا مَضرَّت یا مَذَلَّت پر مبنی نہ ہو، جس میں کسی قسم کی شَرْعی خامی یا فتنے یا اَمْنِ عامّہ میں خَلَل کا شائبہ نہ ہو، اپنے مُلک کا کوئی قانون بھی نہ ٹوٹتا ہو، کمزور قول ملنے پر بھی چھاپی جا سکتی ہے۔ البتّہ لایعنی خبروں، غیر مفید نظموں اور فُضُول مضمونوں اور بیکار چُٹکُلوں سے بچنا مُناسِب ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔ **یعنی** فُضول باتیں تَرْک کر دینا انسان کے اسلام کی خوبی سے ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۸۸۵ حدیث ۲۳۲۵) **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 63 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بیٹے کو نصیحت**'' صَفْحہ 9 تا 10 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالی فرماتے ہیں: **اے پیارے بیٹے!** حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسۡلِیۡم نے اپنی امّت کو جو نصیحتیں اِرشاد فرمائیں اُن میں سے ایک مہکتا مدنی پھول یہ (بھی) ہے: ''بندے کا **غیر مفید کاموں** میں مشغول ہونا اِس بات کی علامت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ

بھی اس کے علاوہ (یعنی اُس مقصد سے ہٹ کر) گزر گیا تو وہ (بندہ) اِس بات کا حقدار ہے کہ اُس کی حسرت طویل ہو جائے اور جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور اِس کے باوُجود اُس کی بُرائیوں پر اُس کی اچّھائیاں غالِب نہ ہوں تو اُسے جہنّم کی آگ میں جانے کے لئے تیّار رہنا چاہئے۔'' (تفسیر روح البیان، سورۂ بقرۃ، تحت الآیۃ : ۲۳۲، ج ۱، ص ۳۶۳)

(اے بیٹے!) سمجھدار اور عقلمند کے لئے اتنی ہی **نصیحت** کافی ہے۔

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار　　اِس سے لے فَضل سے ربِّ غفّار

کام وہ جس میں تیری رِضا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## شیطان افواہ اُڑاتا ھے

**سُوال:** اُڑتی ہوئی خبر ملی کہ فُلاں فُلاں گروپ آپَس میں مُتصادِم ہوگئے ہیں اور باہم لڑائی چِھڑ گئی ہے ایسی خبریں چھاپنا کیسا؟

**جواب:** ایسی خبریں تو مُصَدَّقہ (یعنی تصدیق شدہ) ہوں تب بھی چھاپنے میں نقصان کے سوا کچھ نہیں کہ عُمُوماً اِس طرح ہنگامے بڑھتے اور جان و مال کی ہلاکتوں اور بربادیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ''اَمنِ عامّہ میں خلل ڈالنے کی کوشش'' پر مبنی خبریں تو خود ہمارے مُلکی قانون کے بھی خلاف ہیں۔ رہی اُڑتی ہوئی خبر جسے ''اَفواہ'' کہتے ہیں، اِس پر تو اعتِماد کرنا ہی نہیں چاہئے، ایسی افواہیں شیطان بھی

انسان کی شکل میں آ کر اُڑاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ (سیِّدُ نا) ابنِ مسعود (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں: ''شیطان آدَمی کی صورت اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اورانہیں کسی جھوٹی بات کی خبر دیتا ہے۔ لوگ پھیل جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو سُنا جس کی صورت پہچانتا ہوں (مگر) یہ نہیں جانتا کہ اُس کا نام کیا ہے، وہ یہ کہتا ہے۔'' (مقدمہ مسلم ص ٩)

## قیامِ پاکستان کے فوراً بعد اَفواہ کے سبب ہونے والا فَساد

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان مذکورہ روایت کے اِس حصّے ''فَیُحَدِّثُھُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکَذِبِ'' (ترجمہ: ''انہیں کسی جھوٹی بات کی خبر دیتا ہے'') کے تَحْت فرماتے ہیں: (یعنی) ''کسی واقِعے کی جھوٹی خبر یا کسی مسلمان پر بُہتان یا فَساد وشرارت کی خبر جس کی اَصْل (یعنی حقیقت) کچھ نہ ہو۔'' مفتی صاحِب اِس روایت کے تَحْت مزید فرماتے ہیں: حدیث بِالکل ظاہِری معنی پر ہے کسی تاویل کی ضَرورت نہیں، یہ بارہا (کا) تجرِبہ ہے۔ (چُنانچِہ) ماہِ رَمَضان کی ستائیسویں تاریخ جُمُعہ کے دن یعنی 14 اگست 1947ء کو پاکستان بنا۔ عیدُ الفِطْر کے دن نَمازِ عید کے وَقْت تمام شہروں بلکہ دیہاتوں (تک) میں خبر اُڑ گئی کہ سِکھ مُسلَّح ہو کر اِس بستی پر حملہ آور ہو رہے ہیں (اور) قریب ہی آچکے ہیں! ہر گھر ہر مَحَلّے ہر جگہ شور مچ گیا، لوگ تیّاریاں کر کے نکل آئے۔ حالانکہ بات

غَلَط تھی ہر جگہ لوگوں نے (یہی) کہا کہ **''ابھی ایک آدَمی کہہ گیا ہے خبر نہیں کون تھا!''** پھر جو فَساد شروع ہوا وہ سب نے دیکھ لیا، خدا کی پناہ! اس (حدیثِ پاک میں دی ہوئی خبر) کا ظُہُور ہوتا رَہتا ہے۔ شیطان چُھپ کر بھی دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے اور ظاہر ہو کر شکلِ انسانی میں نُمُودار ہو کر بھی۔ لہٰذا ہر خبر بِغیر تحقیق نہیں پھیلانی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کبھی شیطان عالم آدَمی کی شکل میں آکر (بھی) جھوٹی حدیثیں بیان کر جاتا ہے، لوگوں میں وہ جھوٹی حدیثیں پھیل جاتی ہیں۔ اس لیے حدیث کو کتاب میں دیکھ کر اَسناد وغیرہ معلوم کر کے بیان کرنا چاہئے۔ مفتی صاحِب بیان کردہ حدیثِ مبارک کے **مُتَعَلِّق** فرماتے ہیں: اگر چہ فرمان حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہے مگر'' مرفُوع حدیث'' کے حکم میں ہے کہ ایسی بات صَحابی اپنے خیال یا رائے سے بیان نہیں فرما سکتے حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے سن کر ہی کہہ رہے ہیں۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۴۷۷)

اِس حدیثِ پاک اور اس کی شَرح سے اُن لوگوں کو بھی **درس** حاصِل کرنا چاہئے، جو موبائل فون پر s.m.s. کے ذَرِیعے موصول ہونے والی طرح طرح کی حدیثیں دوسروں کو فارْوَرْڈ کرتے (یعنی آگے بڑھاتے) رہتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کئی احادیث ''اُصولِ حدیث'' سے مُتصادِم اور مُوضوع یعنی مَن گھڑت ہوتی ہیں! لہٰذا ان حدیثوں کو اور اِسی طرح **اخبارات** وغیرہ میں شائع کردہ اَحادیث

کو بھی عُلماءِ کرام کے مشورے کے بِغیر نہ بیان کریں نہ ہی کسی کو .s.m.s کریں کیوں کہ غیر مُحتاط تَرجَموں کی بھر مار اور بے احتیاطی کا دَور دَورہ ہے۔

وَاللّٰهُ اعلَمُ ورسولُهٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم۔

لب حمد میں کُھلے، تری رہ میں قدم چلے
یارب ! ترے ہی واسِطے میرا قلم چلے

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## تردیدی بیان کا طریقہ

**سُوال:** اگر کسی اخبار میں کسی کے نام سے کوئی قابلِ تردید مضمون یا بیان شائع ہوا ہو تو اُس کی تردید کا کیا طریقہ ہونا چاہئے؟

**جواب**: تردید میں فُلاں شخص نے یہ کہا ہے یا بیان دیا ہے وغیرہ نہ چھاپا جائے بلکہ صِرْف اُس **اخبار** کے نام پر اِکتِفا کیا جائے کہ ''فُلاں اخبار یا ہفت روزے یا ماہنامے نے ایسا لکھا ہے۔'' مضمون نگار یا جس کی طرف بیان منسوب ہے اُس کی ذات پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے، کیوں کہ **اخبار** یا ماہنامے وغیرہ میں کسی کا نام شائع ہو جانا ''شَرْعی دلیل'' نہیں۔ مجھے (سگِ مدینہ عُفی عنہ کو) خود تجرِبہ ہے کہ بعض اَوقات میری طرف سے ایسی باتیں **اخبار** میں آجاتی ہیں جن کا مجھے پتا تک نہیں ہوتا! ایک بار میں نے کسی عالم صاحِب سے اُن کی طرف منسوب غیر ذمّے دارانہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (درمنثور)

اخباری بیان کے مُتَعَلِّق اِسْتِفسار کیا تو کچھ اس طرح جواب مِلا: ''میں نے اس طرح نہیں کہا تھا، صَحافی نے فون کیا تھا اور اپنی مَرضی سے فُلاں جُملہ بڑھا دیا۔'' بسا اَوقات کسی کی طرف منسوب کر کے اُس کی مرضی کے خلاف ایسا بیان چھاپ دیا جاتا ہے جس کی تردید کرنے میں فتنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یوں وہ خوب آزمائش میں آجاتا ہے۔ مَثَلاً کسی مُلک کا غیر مسلم صدر مَر گیا، کسی کی طرف سے تعزیتی بیان ڈالدیا گیا اور اُس میں مَرنے والے کو ''مرحوم'' لکھ دیا یا اُس کیلئے ''دُعائے مغفِرت کرنا'' منسوب کر دیا تو تردید کا مرحلہ بڑا نازُک ہے۔ یہاں یہ مسئلہ بھی سمجھ لیجئے کہ کسی غیر مسلم یا مُرتَد کو مرنے کے بعد **مرحوم** کہنے والے یا اُس کیلئے **دعائے مغفِرت** کرنے والے یا اُسے **جنّتی** کہنے والے پر حکمِ کفر ہے۔ (ماخوذاً بہارِ شریعت ج اول ص ۱۸۵) صد کروڑ افسوس! کئی اخبارات میں اِس طرح کے کفریات بلا تکلُّف چھاپ دیئے جاتے ہیں! اِسی طرح کوئی ناپسندیدہ شخص اِقتِدار پر آ گیا اور کسی کی طرف سے خوامخواہ مبارکباد کا پیغام اور دعائیہ کلمات چھاپ دیئے گئے، بے چارہ تردید کیسے کریگا؟ بَہَر حال! اخبار والوں کو ناپ تول کر لکھنا اور عُلمائے کرام کی رہنمائی کے ساتھ چلنا ضَروری ہے ورنہ کُفریات لکھ دینے سے ایمان کے لالے پڑ سکتے ہیں۔ کسی نے بیان نہ دیا ہو اس کی طرف سے قصداً جھوٹا بیان چھاپ دینا بھی گناہ اور اگر بیان دیا ہو مگر اُس میں

اپنی طرف سے ایسی غیر واجبی ترمیم کر دینا جو جھوٹ مانی جائے وہ بھی گناہ ہے۔

مجھ کو حکمت کا خزانہ یاالٰہی کر عطا
اور چلانے میں قلم کردے تُو محفوظ از خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اِڈیٹر کو کیسا ہونا چاہئے؟

**سُوال:** اخبار اور ٹی وی چینل کے مالِک ومُدیر(Editor) اور ڈائریکٹر کو کیسا ہونا چاہیے؟

**جواب:** T.V. چینل، اخبار ہفت روزہ، ماہنامہ وغیرہ کے مالِکان، مدیران وذمّے داران کو عِلمِ دین کے زیور سے آراستہ ہونا چاہیے یا کم از کم ’’محتاط فِی الدّین ہوں‘‘ اور عُلَماءِ کرام کے ماتَحت رہتے ہوئے اُن سے رہنُمائی حاصِل کر کے چینل چلاتے یا **اخبار** وغیرہ نکالتے ہوں، یہ لوگ اگر عِلمِ دین سے عاری، خوفِ خدا سے خالی، آزاد خیال اور ’’بے لگام‘‘ ہوئے تو اُن کا چینل **اخبار** یا ماہنامہ وغیرہ مسلمانوں کیلئے بے عملی بلکہ گمراہی کا آلہ ثابت ہوسکتا ہے۔

**اللہ**! اِس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے
نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا (وسائلِ بخشش ص١٩٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## لوگوں کے حالات کی معلومات رکھنا

**سُوال:** لوگوں کے موجودہ حالات سے باخبر رہنے میں کوئی مُضایقہ تو نہیں؟

**جواب :** جائز ذرائع سے مُفید و جائز معلومات حاصِل کرنے میں کوئی مُضایقہ نہیں، بلکہ اچھّی نیّتیں ہوں تو ثواب ملے گا۔ ''شمائلِ ترمِذی'' میں حضرتِ سیِّدُ ناہِند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کردہ ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ یَتَفَقَّدُ اَصحَابَہٗ وَیَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِی النَّاسِ یعنی شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے حالات کی معلومات فرماتے اور لوگوں میں ہونے والے واقِعات کے متعلّق اِستِفسارات (یعنی پوچھ گچھ) کرتے۔ (شَمائل تِرمذی ص ۱۹۲) حضرت علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان حاضِر نہ ہوتے اُن کے بارے میں دریافْت فرماتے، اگر کوئی بیمار ہوتا تو اُس کی عیادت فرماتے یا کوئی مسافِر ہوتا تو اُس کے لیے دُعا کرتے، اگر کسی کا انتِقال ہوجاتا تو اُس کے لیے مغفِرت کی دُعا فرماتے اور لوگوں کے مُعامَلات کی تحقیقات کر کے ان کی اِصلاح فرماتے۔ (جمع الوسائل ج ۲ ص ۱۷۷) وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## خبریں معلوم کرنے کی اچھّی نیّتیں

**سُوال :** خبریں معلوم کرنے کیلئے کیا کیا اچھّی نیّتیں ہونی چاہئیں؟

**جواب:** ہر جائز کام سے قبل حسبِ موقع **اچھّی نیّتیں** کر لینی چاہئیں۔ کسی فرد کے بارے میں جائز معلومات حاصِل کرنے میں اِس طرح **نیّتیں** کی جاسکتی ہیں۔ مَثَلاً اِس کے بارے میں اچھّی خبر سُنوں گا تو **مَاشَاءَ اللّٰہ**، **بَارَکَ اللّٰہ** کہوں گا، اس کا دل خوش کرنے کیلئے مُبارَکباد پیش کروں گا، اگر یہ پریشان ہوا تو تسلّی دے کر اِس کی دلجوئی کروں گا۔ ممکن ہوا تو اِس کی اِمداد کروں گا، ضَرورتاً اچّھا مشورہ دوں گا، سفر پر ہوا تو دُعا کروں گا۔ بیمار ہوا تو عیادت یا دعائے شفا یا دونوں دوں گا۔ وغیرہ۔

## خبر معلوم کرنے کی نِرالی حِکایت

**کسی** کی خیر خبر معلوم کرنے پر اگر وہ حاجت مَند ظاہِر ہو تو ممکِنہ صورت میں اُس کی مدد کرنی چاہیئے۔ ''کیمیائے سعادت'' میں ہے: **سَیِّدُ الْمُعَبِّرِین** حضرتِ سیِّدُنا **امام محمد ابنِ سیرِین** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین نے ایک آدمی سے پوچھا: کیا حال ہے؟ جواب دیا: (بہت بُرا حال ہے کہ) کثیرُ العِیال ہوں، (یعنی بال بچّے زیادہ ہیں) اَخراجات پاس نہیں، اوپر سے 500 دِرْہم کا قرضدار بھی ہوں، یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا امام محمد ابنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین اپنے گھر تشریف لائے، ایک ہزار دِرہم اُٹھائے اور اُس دُکھیارے کے پاس آئے اور سارے درہم اُسے عطا فرمائے اور فرمایا: 500 دِرْہم سے قَرْض ادا کیجئے اور 500 گھر کے خَرْچ میں اِستِعمال فرمائیے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے عَہْد کیا کہ ''کسی سے حال نہیں

پوچھوں گا۔'' **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی یہ **حکایت** نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا امام محمد ابنِ سیرِین عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین نے اِس خوف سے آیندہ کسی سے حال دریافْت نہ کرنے کا عَہد کیا کہ اگر خود پوچھ کر خبر معلوم کرنے کے بعد میں نے اُس کی مدد نہ کی تو پوچھنے کے مُعامَلے میں **منافِق** ٹھہروں گا۔'' وَاللّٰہُ اعلَمُ ورسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (کیمیائے سعادت، ج ۱ ص ۴۰۸)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو
سُدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۶)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## اخبار پڑھنا کیسا؟

**سُوال:** اَخبار بینی کرنا کیسا؟

**جواب:** جو اَخبار شَرْعی تقاضوں کے مطابِق ہو اُسے پڑھنا **جائز** ہے اور جو اَخبار ایسا نہیں اُس کا مُطالَعہ صِرْف اُس کے لئے جائز ہے جو بے پردہ عورتوں کی تصاویر اور فلمی اشتِہارات کے فُحش مناظِر وغیرہ سے نگاہوں کی حفاظت پر قدرت رکھتا ہو،

گناہوں بھری تحریرات وغیرہ بلا اجازتِ شَرعی نہ پڑھتا ہو۔ **بعض اخبارات میں** بسااوقات واہِیات وخُرافات کے ساتھ ساتھ گمراہ کُن **کلمات** بلکہ کبھی تو **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کفریات** تک لکھے ہوتے ہیں! ایسے اخبارات پڑھنے والے کے خیالات میں جو فسادات پیدا ہو سکتے ہیں وہ ہر باشُعُور شخص سمجھ سکتا ہے۔ یہاں یہ بات عرض کرتا چلوں اگر کبھی کسی **عالِمِ دین** بلکہ عام آدَمی کو بھی اخبار بِینی کرتا پائیں تو ہرگز **بدگمانی** نہ فرمائیں بلکہ ذہن میں حسنِ ظن جمائیں کہ یہ شَرعی احتیاطوں کو مَلحوظ رکھتے ہوئے مُطالَعہ کررہے ہوں گے۔ عام آدَمی کیلئے ایسا **اَخبار** جو گناہوں بھرا ہواُسے پڑھنے کے دَوران خود کو معصیت وگمراہی سے بچانا نہایت مشکل ہے اور چُونکہ بعض اوقات غیر محتاط اخبارات کی تحریرات میں کُفریات بھی ہوتے ہیں اِس لئے ان کا مُطالَعہ **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کُفر** کے گہرے گڑھے میں جا پڑنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ رہے **کُفّار کے اخبار** تو ان کی طرف تو عام مسلمان کو دیکھنا بھی نہیں چاہیے کہ جب مسلمانوں کے کئی اخبار بے قَیدی کا شکار ہیں تو اُن کا کیا پوچھنا! ظاہر ہے ان میں تو **کُفریات کی بھرمار** ہوگی اور وہ اپنے باطِل مذہب کا پَرچار بھی کرتے ہوں گے۔ بَہَرحال مسلمان کو صِرف **اخبار بینی** ہی نہیں ہر کام کے آغاز سے قبل اُس کے اُخرَوی (اُخ۔رَ۔وی) انجام پر غور کرلینا چاہیے اور ہر اُس کام سے بچنا چاہیے جس میں

آخِرت کے بگاڑ کا اندیشہ ہو۔ یاد رکھئے! ''بنانا'' بَہُت مشکل ہے جبکہ ''بگاڑنا'' نہایت آسان۔ دیکھئے! مکان بنانا کس قَدَر دشوار کام ہے مگر اِسے گرانا ہو تو آن کی آن میں گرا دیا جاتا ہے! اسی طرح لکھنا یا نقشہ وغیرہ بنانا مشکِل اُسے بگاڑ دینا نہایت آسان، فرنیچر بنانا مشکل اُسے توڑ پھوڑ کر بگاڑنا آسان، کھانا پکانا مشکل پکے ہوئے کو بگاڑنا آسان، کسی کو قریب کر کے دوست بنانا بَہُت مشکل مگر دو لفظ مَثَلاً ''دَفْعْ ہو جا!'' کہہ کر دوستی بگاڑ دینا بالکل آسان، اَخبار کو مختلف مَراحِل سے گزار کر فائنل کرنا پھر چھاپنا وغیرہ مشکل مگر پھاڑ کر بگاڑ دینا آسان، اِسی طرح **آخِرت** کو بھی سمجھئے کہ اِسے بہتر بنانے کیلئے خوب عبادت و رِیاضت کرنی، ہر گناہ سے بچنا اور خواہِشاتِ نفسانی مارنی ہوتی ہیں جبکہ بگاڑنا نہایت آسان ہے جیسا کہ **شیطان نے لاکھوں سال عبادت** کر کے ایک مقام حاصِل کیا تھا مگر **تکبُّر** کے باعِث نبی کی توہین کر کے لمحے بھر میں آخِرت بگاڑ لی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنَّمی ہو گیا۔ ''**اللہ** قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر'' سے لرزہ بَراَندام رہتے ہوئے ہر مُعامَلے میں آخِرت کی بھلائی کی طرف نظر رکھنا ہر مسلمان کیلئے ضَروری ہے۔ پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْحَشْر** آیت نمبر 18 میں فرمانِ الٰہی ہے:

**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ**

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! **اللہ** سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کیلئے کیا آگے بھیجا۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا (وسائلِ بخشش ص۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## صَحافی کہیں آپ کے مُخالِف نہ ہوجائیں

**سُوال:** آپ کو لگتا نہیں کہ آپ کے اِس طرح کے جوابات سے صَحافی حضرات آپ کے مخالِف ہوجائیں گے؟

**جواب:** میں صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے مسلمانوں سے مخاطِب ہوں، میں نے جو کچھ عرض کیا ہے میرا حُسنِ ظن ہے کہ قلبِ سلیم رکھنے والا ہر **باضمیر صَحافی** اُس کو دُرُست تسلیم کریگا۔ میں نے ملک وملّت اور آخِرت کی بھلائی کی باتیں ہی تو عرض کی ہیں، جب شریعتِ اسلامیہ سے ہٹ کر بلکہ مُلکی قانون کے بھی خلاف کوئی کلام نہیں کیا تو کوئی مسلمان صَحافی مجھ سے کیوں اِختِلاف کرنے لگا! نفس کی حیلہ بازیوں میں آکر، غیر شَرْعی مَصلَحتوں کو آڑ بنا کر میری طرف سے پیش کردہ خیر خواہانہ اسلامی اَحکامات کی مخالَفت کر کے کوئی مسلمان اپنی آخِرت کیوں بگاڑے گا! ہاں خدانخواستہ میں نے کوئی بات مُلکی قانون سے ٹکرانے والی یا خلافِ شریعت کردی ہے تو برائے کرم! قانونی اور شَرْعی دلائل کے ساتھ میری اِصلاح فرما دیجئے مجھے اپنے مَوقِف پر بِلا وجہ اَڑتا نہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

شکریہ کے ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔ بے شک میں مانتا ہوں کہ بے راہ رَوی کا دَور دَورہ ہے اور پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے اِس لئے شاید میری یہ اِلتجائیں صدا بَصَحرا بن کر ہی رہ جائیں اور یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ کوئی نادان دوست، اَدھوری باتیں سُن کر یا سُنی سنائی باتوں میں آ کر مجھ سے ''روٹھ'' ہی جائے۔ ایسوں کیلئے میں صِرف کسی کا یہ شعر ہی پڑھ سکتا ہوں: ؎

ہم ''دعا'' لکھتے رہے وہ ''دغا'' پڑھتے رہے
ایک نُقطے نے ہمیں ''مَحرم'' سے ''مُجرم'' کر دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اخبار کیسا ہونا چاہئے

**سُوال:** اخبار نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو **اخبار کیسا ہونا چاہیے**؟ اِس کی اشاعت کیلئے کچھ **مَدَنی پھول** دے دیجئے۔

**جواب:** **اخبار** نکالنا جائز ہے۔ مسلمان ہر مُعامَلے میں شَرعی اَحکامات کے ماتَحت ہے اور **اخبار** کے مُعامَلے میں بھی اسے شَریعت کی پاسداری کرنی ہوگی۔ خبردار! **اخبار** کا مُعاملہ نہایت نازُک ہے، معمولی سی بے احتیاطی مسلمانوں کو فتنہ وفساد، آپسی بُغض وعِناد، گناہ ومَعاصی بلکہ گمراہی والحاد کے غار میں دھکیل کر برباد کر سکتی ہے اور اس کا اُخرَوی وَبال **اخبار** کے مالِکان وذِمّے داران پر آ سکتا ہے۔

ان خطرات سے بچنے کیلئے 16 **مَدَنی پھول** (جن میں ضِمناً مُلکِ پاکستان کی قانونی شِقیں بھی شامل ہیں) قَبول فرمائیے۔

{1} مُدیر پارسا و مُحتاط عالِمِ دین ہو یا باعمل عُلَماءِ کرام کی مجلس کے ماتَحت کام کرنے والا۔

{2} عُلَمائے کرام ہر ہر خبر، مُراسلہ، نظم، کالم، آرٹیکل اور اشتہار وغیرہ بنظرِ غائر اوّل تا آخِر پڑھ کر، تنقیح و تفتیش فرما کر اجازت بخشیں تب **اخبار** (یا ماہنامہ وغیرہ) اشاعت کیلئے پریس میں جائے۔

{3} کسی فردِ مُعَیَّن یا برادری کی مَذَمَّت عیب دری اور اِیذا رَسانی پر مشتمل خبریں بِلا اجازتِ شَرْعی شائع نہ کی جائیں۔

{4} ایسا شخص جس کے شَر سے مسلمانوں کو بچانا مقصود ہو اور فتنے اور اَمنِ عامّہ میں خَلل کا اندیشہ نہ ہو تو ثواب کی نیّت سے اُس کا نام اور اُس میں موجود صرف خاص اُس خرابی کی اِشاعت کر دی جائے جو مسلمانوں کیلئے مُضِر ہو۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کیا فاجر کے ذِکر سے بچتے ہو اُس کو لوگ کب پہچانیں گے! فاجِر کا ذکر اُس چیز کے ساتھ کرو جو اُس میں ہے تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

(اَلسّنَنُ الکُبری لِلبَیْھَقی ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۰۹۱۴)

{5} کسی شخصِ مُعَیَّن کی کامیاب یا ناکام خودکُشی کی خبر نہ شائع کی جائے۔

{6} کسی بدمذہب کا بیان یا مضمون وغیرہ شَرْعی اَغلاط سے پاک ہو تب بھی نہ چھاپا جائے

کہ اِس کا ایک نقصان یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قارِئین اُس بدمذہب سے متعارِف ہونے کے ساتھ ساتھ اُس کی شخصیَّت سے مُتــأَثِّــر ہوسکتے ہیں جو کہ ایمان کیلئے زَہرِ ہَلاہِل ہے۔ یاد رہے! فسادِ عقیدہ فسادِ عمل سے بَدرَجہا بدتر ہے۔

{7} کسی ''سیاسی پارٹی'' سے گٹھ جوڑ کر کے اُس کے ماتَحت نہ رہا جائے کہ جھوٹی خوشامد، فریقِ مخالِف کی بے جا مخالَفت، عیب دَری، الزام تراشی اور مسلمانوں کی اِیذا رَسانی وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچنا قریب بہ ناممکن ہوجائے گا اور ماتَحتی کے باعث ایسے اخبار کی ''آزادیِ صَحافت'' خود بخود خَتْم ہو جائیگی!!!

{8} اُن خبروں اور بیانات کی اِشاعت نہ کی جائے جن سے مسلمانوں میں انتِشار ہو یا وطنِ عزیز کے وقار کو ٹھیس پہنچے۔

{9} مُلکی راز اِفْشا نہ کئے جائیں۔

{10} قلَم تخریبی نہیں صِرْف و صِرْف تعمیری انداز میں چلایا جائے اور تحریروں کے ذَرِیعے مسلمانوں کو نیک کام اور غیر مسلموں کو دینِ اسلام کے قریب کیا جائے۔

{11} اپنے اخبار سے مُنْسَلِک اَجیر صحافیوں پر تحائف اور خُصُوصی دعوتیں قَبول کرنے کے حوالے سے پابندی رکھی جائے کہ اکثر صورَتوں میں یہ رشوتیں ہوتی ہیں اور اِن کی وجہ سے بسا اوقات مُرَوَّتاً گناہوں بھرے بیانات وغیرہ کی اشاعت کرنی پڑ جاتی ہے!

{12} فِلْم ایڈیشن، فِلمی صَفْحہ، فلموں، اسٹیج ڈراموں اور میوزیکل پروگراموں، ناجائز چیزوں اور ناجائز کاموں وغیرہ کے گناہوں بھرے اشتہارات دینے سے کُلّی طور پر لازِمی اجتِناب (یعنی پرہیز) کیا جائے۔

{13} اِلیکٹرانک میڈیا کے گناہوں بھرے پروگراموں کی فِہرس شائع نہ کی جائے۔

{14} شَرْعی طور پر جُرم ثابت ہوجانے کی صورت میں بھی چُونکہ شخصِ مُعَیَّن کی بِلا مَصلَحَت خبر مُشتَہَر کرنے کی شَرْعاً اجازت نہیں لہٰذا اُس کی پردہ پوشی کی جائے اور مُمکِنہ صورت میں نجی طور پر نیکی کی دعوت کے ذَرِیعے ایسے مجرم کی اِصلاح کی صُورت نکالی جائے۔ ڈھنڈورا پیٹنے اور اخباروں میں خبریں چمکانے سے سُدھار کے بجائے اکثر بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور بسا اوقات ضِد میں آکر ''چھوٹا مجرِم'' بڑے مجرم کا رُوپ دھار لیتا ہے!

{15} جانداروں کی تصویریں نہ چھاپی جائیں (جو عُلماءِ کرام مووی اور تصویر میں فرق کرتے ہوئے مُووی کو جائز کہتے ہیں انہیں کے فتوے پر عمل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی ''مَدَنی چینل'' کے ذَرِیعے دُنیا بھر میں اسلام کی خدمت کرنے میں کوشاں ہے)

{16} بہتر یہ ہے کہ اخبار میں آیاتِ قُرآنیہ اور ان کا ترجَمہ نہ چھاپا جائے کیوں کہ جہاں آیت یا اس کا ترجَمہ لکھا ہو وہاں اور اُس کے عین پیچھے بِغیر طہارت کے چُھونا حرام ہے اور اکثر لوگ بے وُضو اخبار پڑھتے ہوں گے اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے چُھونے کے گناہ میں پڑتے ہوں گے۔

میں تحریر سے دِیں کا ڈنکا بجادوں
عطا کر دے ایسا قلم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اخبار کے دفتر میں کام کرنا کیسا؟

**سُوال:** گناہوں بھرے اخبار کے دفتر میں کام کرنا اور اخبار کی چھپائی وغیرہ میں مُعاوَنت کرنا کیسا؟ تنخواہ جائز ہوگی یا ناجائز؟

**جواب:** گناہوں بھرا اخبار مکمَّل طور پر گناہوں بھرا نہیں ہوتا، اس میں جائز تحریرات بھی شامل ہوتی ہیں، اگر صِرْف جائز مَضامین کی نوکری ہے تو جائز اور اِس کی تنخواہ بھی جائز اور اگر ناجائز کام ہی کرنا پڑتا ہے تو نوکری بھی ناجائز اور تنخواہ بھی ناجائز۔ اگر دونوں طرح کے کام کرنے پڑتے ہیں تو جتنا جائز کام کیا اُس پر ملنے والی اُجرت جائز اور جتنا ناجائز کام کیا اتنی اُجرت ناجائز۔ مذکورہ دفتر میں ایسا کام کرنا جائز ہے جس میں گناہ میں کسی طرح سے مدد نہ کرنی پڑتی ہو۔ مَثَلاً چوکیداری وغیرہ۔

## اخبار بیچنا کیسا؟

**سُوال:** اَخبار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** وہ اخبار جو بُنیادی طور پر خبروں پر مشتمل ہو لیکن کچھ حصّہ ہر قسم کے اشتہارات پر بھی مشتمل ہو ان کا بیچنا اخبار فروشوں کیلئے جائز ہے اور آمدنی بھی حلال ہے جبکہ جو اخبار بنیادی طور پر فلموں یا ناجائز کاموں کی تشہیر ہی کیلئے ہوں ان کا بیچنا

ناجائز ہے۔

رزق حلال دے مجھے اے میرے کبریا

دیتا ہوں تجھ کو واسِطہ تیرے حبیب کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس
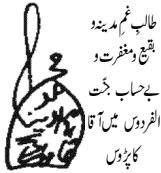
۶ شعبان المعظّم ۱۴۳۳ھ

27-6-2012

## مآخذ و مراجع

| کتاب | مطبوعہ | کتاب | مطبوعہ |
|---|---|---|---|
| قراٰنِ پاک | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی | فیض القدیر | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| تفسیر روح البیان | کوئٹہ | مراۃ | ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور |
| خزائن العرفان | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی | فتاویٰ رضویہ | رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور |
| بخاری | دارالکتب العلمیۃ بیروت | بہارِ شریعت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| مسلم | دارابن حزم | دلائل النبوۃ | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| سنن ابوداود | داراحیاء التراث العربی بیروت | ابن عساکر | دارالفکر بیروت |
| ترمذی | دارالفکر بیروت | جمع الوسائل | مدینۃ الاولیاء ملتان |
| سنن ابن ماجہ | دارالمعرفۃ بیروت | تنبیہ الغافلین | دارالکتاب العربی بیروت |
| مصنف عبدالرزاق | دارالکتب العلمیۃ بیروت | بستان الواعظین | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| معجم کبیر | داراحیاء التراث العربی بیروت | القول البدیع | مؤسسۃ الریان بیروت |
| معجم اوسط | دارالکتب العلمیۃ بیروت | اِحیاء العلوم | دارصادر بیروت |
| شعب الایمان | دارالکتب العلمیۃ بیروت | کیمیائے سعادت | انتشارات گنجینہ تہران |
| السنن الکبریٰ | دارالکتب العلمیۃ بیروت | وسائل بخشش | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| الجامع الصغیر | دارالکتب العلمیۃ بیروت | ☆☆☆ | ☆☆☆ |

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

# فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ


**مکتبۃ المدینہ کی شاخیں**

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ ... فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net